بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے [۳]

[۱] حج کے مہینوں کی چاندرات سے متعلق بہت سے وہم پرستانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے جنکے تحت بہت سے رسم و رواج تھے جن کا اسلام سے کوئی جوڑ نہ تھا۔ قرآن نے انکی تفصیل ذکر کئے بغیر سب کو بیک قلم ختم کر دیا اور ان سے متعلق جو دو کام اصل تھے جواب میں ان کو برقرار رکھا۔ وہ یہ ہیں (۱) ان کے ذریعہ لوگ اپنے کاروبار، تجارت اور سفر کے اوقات معلوم کرتے ہیں (۲) انکے ذریعہ لوگ حج کے اوقات، مہینہ اور دن معلوم کرتے ہیں۔

احرام کے سلسلہ میں ایک بڑی گمراہی یہ تھی کہ احرام باندھنے کے بعد گھر جانے کی ضرورت ہوتی تو دروازہ سے نہ جاتے تھے، بلکہ گھر کی پشت کی جانب سے، چھت کے اوپر سے یا بڑا سوراخ کر کے جاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ان دروازوں سے گناہ کر کے آتے جاتے رہے ہیں، اب جب گناہ سے توبہ کی توفیق ہو رہی ہے تو ان دروازوں سے آنا جانا ٹھیک نہیں ہے۔ زیارت گاہوں اور تیرتھ گاہوں میں اس قسم کے توہمات اور بہت سے رسم و رواج کی کبھی کمی نہیں رہی ہے۔ قرآن نے کہا کہ نیکی کی یہ کوئی بات نہیں ہے کہ تم ایسا کرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ برائیوں سے بچو اور اللہ سے ڈرتے رہو احرام کے بعد اپنے دروازوں سے داخل ہو۔ بلا وجہ کیوں مشقت میں پڑتے ہو۔

[۲] حج کی مقدس جگہوں کا ظلم و فساد سے پاک ہونا ضروری ہے، اگرچہ اس کے لیے جنگ ہی کرنی پڑے۔ جنگ میں قتل و خونریزی ہوتی ہے۔ جو مقدس جگہوں کے تقدس کے خلاف ہے۔ لیکن جہاں جو ظلم و فساد پھیلا ہوا ہے، لوگوں کی فکر و عمل کی آزادی ختم ہو گئی ہے اس کا دفع کرنا بہر حال ضروری ہے، اگرچہ تقدس کو پامال کرنا پڑے۔ فتنہ و فساد قتل و خونریزی سے کہیں زیادہ برا اور سخت ہے۔ اس کی خاطر قتل و خون ریزی کو برداشت کیا جائے گا، اگرچہ مسجد حرام ہی کے پاس کیوں نہ ہو۔

[۳] حج کے محترم مہینوں کا احترام اپنی جگہ ہے، لیکن اگر کوئی احترام کو ملحوظ نہ رکھے اور ان مہینوں میں ظلم و زیادتی کرے تو اس کا دفعیہ بہر حال ضروری ہے۔ بس اس کا خیال رہے کہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ اپنی طرف سے ظلم و زیادتی نہ ہو اور خرچ نہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔